



سوال

قسم کے احکام (27)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قسم کے احکام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قسم کو عربی میں یمین بھی کہتے ہیں جس کی جمع ایمان آتی ہے۔ قسم کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ مخصوص طریقے سے کسی کام یا حکم کو موکد بنانا۔ قسم کو یمین کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لغت عرب میں دائیں ہاتھ کو یمین کہا جاتا ہے۔ جب دو قسم اٹھانے والے قسم اٹھائیں تو وہ اپنے اپنے ہاتھ کو اپنے ساتھی کے دلہنے ہاتھ پر مارتے ہیں جیسے عمد و بیہمان میں ہوتا ہے۔

جس قسم میں کفارہ لازم آتا ہے ایسی قسم ہے جو اللہ تعالیٰ کے نام یا اس کی کسی صفت کا ذکر کر کے اٹھائی گئی ہو۔

مثلاً: کوئی کہے: اللہ تعالیٰ کی قسم یا اللہ تعالیٰ کی عظمت کبریائی جلال عزت و رحمت یا قرآن کی قسم۔

غیر اللہ کی قسم حرام اور شرک ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"فَمَنْ كَانَ عَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَضْمَتْ"

"جو شخص قسم اٹھانا چاہتا ہو وہ صرف اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھائے یا چپ رہے۔" [1]

نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللَّهِ فَهُوَ كَفَرًا وَ أَشْرَكَ"

"جس نے غیر اللہ کی قسم اٹھائی اس نے کفر کیا یا شرک۔" [2]

اور فرمان نبوی ہے:



"مَنْ حَلَفَ بِالْأَمَانَةِ فَلَيْسَ مِنَا"

"جس نے امانت کی قسم اٹھائی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔" [3]

ان مذکورہ روایات سے ثابت ہوا کہ غیر اللہ کی قسم اٹھانا حرام اور شرک ہے: مثلاً: کوئی کہے: نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم تیری زندگی کی قسم کعبہ کی قسم بچوں کی قسم وغیرہ:
ابن عبد البر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "اس مسئلے میں علمائے امت کا اجماع ہے:"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "غیر اللہ کی قسم اٹھانا شرک (حرام) ہے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے نام کی جھوٹی قسم اٹھا لوں تو یہ غیر اللہ کے نام کی سچی قسم سے بہتر ہے۔" [4]

شیخ موصوف فرماتے ہیں: "سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ توحید کی نیکی سچ بولنے کی نیکی سے بڑھ کر ہے جیسا کہ جھوٹ بولنے کا گناہ شرک کے گناہ سے نہایت کم ہے۔" [5]

جو شخص اللہ تعالیٰ کی قسم اٹھا کر توڑ دے تو اس پر کفارہ دینا لازم آجائے بشرطیکہ اس میں درج ذیل تین شرائط موجود ہوں۔

1۔ قسم کا انعقاد ہو یعنی آدم ایسے کام پر ارادے کے ساتھ قسم اٹھائے جس کا تعلق مستقبل کے ساتھ ہو نیز ممکن بھی ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَدْتُمُ الْاَيْمَانَ"

"اللہ تمہاری لغو قسموں پر تم سے مواخذہ ان قسموں پر فرماتا ہے جو تم مضبوط باندھ لیں۔" [6]

قسم کا انعقاد تبھی ہوتا ہے جب کام کا تعلق زمانہ مستقبل کے ساتھ ہو نا کہ زمانہ ماضی سے کیونکہ زمانہ ماضی سے تعلق رکھنے والے کام میں قسم پوری کرنا یا توڑنا ممکن نہیں۔ البتہ اگر کسی نے جان بوجھ کر زمانہ ماضی کے کسی کام پر جھوٹی قسم اٹھائی تو وہ "بیمین غموس" ہے۔ واضح رہے غموس کے معنی "غوطہ لگانے" کے ہیں کیونکہ ایسا شخص گناہ (کے سمندر) میں اور پھر جنم میں غوطہ لگاتا ہے۔ اس قسم میں کفارہ نہیں ہے کیونکہ یہ اتنا بڑا گناہ ہے کہ کفارے سے معاف نہیں ہوتا نیز یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔

اگر نیت کیے بغیر قسم کے الفاظ زبان پر آگئے مثلاً: کسی کا تکیہ کلام ہو "ہاں! اللہ کی قسم۔" نہیں! اللہ کی قسم "وغیرہ چونکہ اس میں نیت شامل ہوتی۔ اس لیے یہ لغو قسم ہے اس میں کفارہ نہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"لَا يُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ وَلَكِنْ يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَدْتُمُ الْاَيْمَانَ"

"اللہ تمہاری لغو قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں فرماتا لیکن ان قسموں پر فرماتا ہے جو تم مضبوط باندھ لیں۔" [7]

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لغو قسم کے بارے میں فرمایا:

"هُوَ كَلَامُ الرَّجُلِ فِي بَيْتِهِ، كَلَا وَاللَّهِ، وَكَلَى وَاللَّهِ"



"آدمی گھر میں بیٹھا بات بات پر کہے نہیں۔ اللہ کی قسم! کیوں نہیں اللہ کی قسم وغیرہ!" [8]

اسی طرح ایک شخص نے خود کو سچا سمجھتے ہوئے قسم اٹھائی لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ بات اس طرح نہ تھی (تو یہ بھی لغو قسم ہی ہے اور اس میں کفارہ نہیں)

2- قسم اٹھانے والا اپنی مرضی اور اختیار سے قسم اٹھائے۔ اگر اسے قسم پر مجبور کیا گیا ہو تو قسم منعقد نہ ہوگی۔ یہ دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"عفی لی عن أمتی الخطأ والنسيان وأنا استنكرُ بواعلية"

"اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا بھول چوک اور جس پر ان کو مجبور کر دیا جائے معاف کر دیا ہے۔" [9]

3- قسم کو اپنے اختیار سے اور جلتے ہوئے توڑ دے۔ اگر اس نے اپنی قسم کو بھول کر توڑا یا اس سے زبردستی قسم بڑوائی گئی تو اس پر کفارہ نہیں کیونکہ یہ گناہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"عفی لی عن أمتی الخطأ والنسيان وأنا استنكرُ بواعلية"

"اللہ تعالیٰ نے میری امت کی خطا بھول چوک اور جبر واکراہ سے درگزر فرمایا ہے۔" [10]

اگر قسم میں کلمہ استینا کہا گیا مثلاً: کسی نے کہا: "اللہ کی قسم! میں یہ کام ضرور کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ" تو اسے کام نہ کرنے کی صورت میں کفارہ نہ پڑے گا بشرطیکہ کلمہ استینا قسم اٹھانے کے وقت بولا گیا ہو۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من حلف على يمين فقال: إن شاء الله؛ لم يحسن"

"جس نے قسم اٹھائی اور ساتھ ان شاء اللہ کہا تو وہ حانث نہ ہوگا۔" [11]

اگر کلمہ استینا (ان شاء اللہ) کا مقصد استینا نہ تھا بلکہ محض تبرک تھا یا ان شاء اللہ کا کلمہ قسم کے متصل بعد نہ بولا گیا ہو بلکہ ایک وقت گزرنے کے بعد کہا گیا تو اس کلمہ استینا سے فائدہ اٹھانا درست نہ ہوگا البتہ بعض علماء کا قول ہے۔ کہ قسم مکمل کرنے کے بعد اس نے ان شاء اللہ کہہ دیا یا مجلس میں سے کسی نے اسے کہا: ان شاء اللہ کہہ دو اور اس نے کہہ دیا تو ان کا فائدہ ہوگا شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہی بات درست ہے۔"

قسم کو توڑنا کبھی واجب ہوتا ہے کبھی حرام اور کبھی مباح۔

اگر کسی نے واجب کام بھجور دینے کی قسم اٹھائی تو اس پر قسم توڑ دینا اور کفارہ ادا کرنا واجب ہے مثلاً: اگر قسم اٹھائی کہ وہ صلہ رحمی نہ کرے گا یا حرام کام کا ارتکاب کرے گا مثلاً: شراب پیے گا تو اس پر واجب ہے کہ قسم کو توڑ دے اور کفارہ ادا کرے

2- کبھی قسم کو توڑنا حرام ہوتا ہے مثلاً: کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ فلاں حرام کام نہیں کرے گا۔ یا فلاں فرض ادا کرے گا تو اس پر واجب ہے کہ قسم پوری کرے اسے توڑنا جائز نہ ہوگا۔



کفارہ قسم کا بیان

اللہ تعالیٰ کلپنے بندوں پر فضل و کرم ہے کہ اس نے کفارہ مقرر کرنے قسم کا حل پیش کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

"قَدْ فَرَضَ اللَّهُ لَكُمْ تَحِيَّةَ أَيِّمَانِكُمْ "

"تحقیق اللہ نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنا مقرر کیا ہے۔" [18]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"أَوْرَا عَهْدِي عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتُمْ خَيْرَ بَأْخِرِ أَمِينِنَا، قَاتِ أَلْمِي، بُوْخَيْرٍ وَكُفْرٍ عَنِ يَمِينِكَ "

"جب تم کسی کام کے کرنے پر قسم اٹھاؤ اور تم دیکھو کہ اس کے علاوہ دوسرا کام بہتر ہے تو بہتر کام ہی کرو اور قسم کا کفارہ ادا کر دو۔" [19]

کفارہ قسم میں اختیار اور ترتیب ہے اختیار یہ ہے کہ چاہے تو دس مساکین کو کھانا کھلا دے۔ ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دے۔ اور چاہے تو دس مساکین کو لباس پہنا دے۔ ہر مسکین کو لباس پہنا دے ہر مسکین کا لباس اس قدر ہو جو اسے ادائیگی نماز کے لیے کافی ہو یا چاہے تو ایسا غلام یا لونڈی آزاد کرے جو ہر قسم کے عیب سے پاک ہو۔ اگر اسے ان تین اشیاء میں سے کسی کی طاقت نہ ہو تو تین روزے رکھے۔

اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کفارہ قسم اختیار اور ترتیب کا مجموعہ ہے کھانا کھلانا لباس پہنانا اور لونڈی یا غلام آزاد کرنا ان تینوں کاموں میں سے جو چاہے اختیار کرے۔ البتہ ان کاموں میں اور روزے رکھنے میں ترتیب ہے یعنی جو شخص پہلے تین کام نہ کر سکتا ہو تو وہ تین روزے رکھے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

"فَكَفَّارَتُهُ إِطْعَامُ عَشْرَةِ مَسْكِينٍ مِنْ أَوْسَطِ مَا تُطْعَمُونَ أَوْ لِيكْتُمُ أَوْ لِيَكْتُمُ أَوْ تَحْرِيرُ رَقِيَّةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ "

"اس کا کفارہ دس محتاجوں کو اوسط درجے کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا ان کو کپڑے دینا یا ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنا ہے۔ اور جس کو مقدور نہ ہو تو (اس کے لیے) تین دن کے روزے ہیں۔" [20]

جمہور علماء نے لونڈی یا غلام کو آزاد کرنے کی صورت میں اس کے مومن ہونے کی شرط عائد کی ہے۔ اسی طرح تین روزوں کے بارے میں مسلسل روزے رکھنے کی شرط مقرر کی ہے کیونکہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت یوں ہے :

"فصيام ثلاثة أيام متتابعات "

"پے درپے تین روزے رکھے۔" [21]

کفارہ قسم کے بارے میں اکثر لوگ مغالطے میں مبتلا ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ اختیار ہے کہ قسم کے کفارے کی جو صورت بھی ادا کر دیں گے کافی ہوگی لہذا وہ کھانا کھلانے یا لباس کی طاقت کے باوجود روزے روزے رکھتے ہیں حالانکہ ایسی صورت میں روزے رکھنے سے کفارہ قسم کفایت نہ کرے گا کیونکہ روزے رکھنے کا حکم تب ہے جب کوئی (قسم توڑنے والا) کھانا اور لباس دینے سے عاجز ہو۔



قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا بھی جائز ہے جس طرح بعد میں جائز ہے۔ کفارہ پہلے دیا تو اس کی وجہ سے قسم کی کھلی ہو جائے گی اور بعد میں دیا تو یہ قسم کا کفارہ ہوگا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"وَأَوْفُوا عَهْدَكُمْ عَمَلِي بَيْعِينَ، حُرِّمَتْ خَيْرٌ مَا خَيْرٌ مِنْهَا، قَاتِ الدِّمِيَّ، بُوْخَيْرٍ وَكَفَّرَ عَنْ بَيْعِكَ"

"جب تم کسی کام کے کرنے پر قسم اٹھاؤ اور تم دیکھو کہ اس کے علاوہ دوسرا کام بہتر ہے تو بہتر کام ہی کرو اور قسم کا کفارہ ادا کر دو۔" [22]

یہ حدیث قسم توڑنے کے بعد کفارہ دینے کے جواز پر دلیل ہے۔ ایک دوسری حدیث میں ہے:

"فَكَفَّرَ عَنْ بَيْعِكَ ثُمَّ آتَى الَّذِي بُوْخَيْرٍ"

"اپنی قسم کا کفارہ دے اور وہ کام کر جو بہتر ہے۔" [23]

یہ حدیث قسم توڑنے سے پہلے ہی کفارہ دینے کے جواز کی دلیل مہیا کرتی ہے۔ ان دونوں قسم کی احادیث سے کفارہ کی تقدیم و تاخیر کا جواز ہے۔

اگر ایک مسلمان دوسرے پر قسم ڈال کر کوئی کام کرنے کو کہے تو اسے پورا کرنا مسلمان کا مسلمان پر حق ہے چنانچہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے:

"أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ: أَمَرَنَا بِعِدَاةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ، وَتَشْيِيتِ الْعَاطِسِ، وَاجَابَةِ الدَّاعِي، وَإِفْتَاءِ السَّلَامِ، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَانَا عَنْ خَوَاتِيمِ الذَّنْبِ، وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِطْنَةِ، أَوْ قَاتِلِ: آدِيَةِ الْفِطْنَةِ، وَعَنِ الْمَيْثَرِ وَالْقَتِي، وَعَنِ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيْبَانِجِ وَالْإِسْتَبْرَقِ"

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا۔ مریض کی بیماری پر سی کرنے جنازے میں شریک ہونے چھینک مارنے والے کا جواب دینے کوئی کسی کام کے کرنے پر قسم اٹھانے تو اس سے تعاون کرنا تاکہ اس کی قسم پوری ہو مظلوم کی مدد کرنے سلام کو عام کرنے اور دعوت دینے والے کی دعوت کو قبول کرنے کا۔۔۔" [24]

اگر کسی نے ایک ہی کام کرنے پر کفارہ ادا کرنے سے پہلے متعدد قسمیں اٹھائی ہوں تو وہ ایک ہی قسم شمار ہوگی اور ان کا کفارہ بھی ایک ہی ہوگا۔ اسی طرح اگر کسی نے متعدد اشیاء پر ایک ہی قسم اٹھائی مثلاً: اس نے کہا: اللہ کی قسم میں نے کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا اور نہ لباس پہنوں گا پھر اس نے کوئی ایک کام کر لیا مثلاً: کچھ پی لیا تو اس پر ایک ہی کفارہ ہوگا اور وہ باقی چیزوں کی قسم سے آزاد ہو جائے گا کیونکہ یہ ایک ہی قسم تھی جو ختم ہو گئی۔

اگر کسی نے متعدد کاموں پر متعدد قسمیں اٹھائیں پھر توڑ دیں تو اس پر ہر قسم کا الگ الگ کفارہ ہوگا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "جس نے کفارہ ادا کرنے سے قبل کئی قسمیں اٹھائیں تو اس کے بارے میں کئی روایات منقول ہیں۔ ان میں سے صحیح بات ہے اگر کسی ایک کام کرنے پر قسم اٹھائی ہو تو ایک ہی کفارہ ادا کرنا ہوگا ورنہ جتنی قسمیں اٹھائے گا کفارے بھی اسی حساب سے ادا کرے گا۔"

اگر کسی نے قسم اٹھائی کہ وہ فلاں کام نہیں کرے گا پھر اس نے بھول کر یا کسی کے مجبور کرنے پر وہ کام کر لیا اسے معلوم نہ ہوا کہ یہ کام بھی اس قسم میں شامل ہے تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی اور اس پر کفارہ واجب نہ ہوگا اور جو کام زبردستی کرایا جائے وہ کرنے والے کی طرف منسوب نہیں ہوتا کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

"رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا"

"اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا غلطی کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔" [25]



علاوہ ازیں اس امت کے افراد کے لیے خطا و نسیان اور جس کام میں کسی کو مجبور کیا گیا ہو سب میں معافی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کفارہ قسم کو بیان کر کے فرمایا:

"وَاحْفَظُوا أَيُّهَا نَحْمُ"

"اور اپنی قسموں کا خیال رکھو۔" [26]

قسموں کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ قسمیں اٹھانے میں جلد بازی سے کام نہ لویا قسموں کو توڑنے میں جلدی نہ کیا کرو یا توڑ دیا ہے تو کفارے کے بغیر نہ چھوڑو۔ قرآن مجید کی آیت کا اطلاق ان تمام صورتوں پر ہوتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ آیت کریمہ میں حکم ہے کہ قسم کا لحاظ کرو اور اسے بے وقعت اور معمولی نہ سمجھو۔

اس امر پر تنبیہ کرنا نہایت ضروری ہے کہ بعض لوگ جب قسم اٹھاتے ہیں تو قسم کی مخالفت کے لیے حیلہ سازی کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ قسم کی ذمہ داری سے بچ گئے ہیں۔

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اس مسئلے پر تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "باطل حیلوں میں سے یہ ہے کہ اگر ایک شخص نے قسم اٹھائی کہ وہ یہ روٹی نہ کھائے گا یا اس سال وہ فلاں گھر میں رہائش نہیں رکھے گا یا وہ فلاں کھانا نہیں کھائے گا پھر وہ وہی روٹی کھاتا ہے مگر ایک لقمہ نہیں کھاتا یا وہ سارا سال مقررہ مکان میں رہائش رکھتا ہے مگر ایک دن کم یا سارا کھانا کھا لیتا ہے مگر تھوڑا سا چھوڑ دیتا ہے تو یہ حیلہ باطل ہے۔ اس نے جب یہ کام کر لیا تو اس کی قسم ٹوٹ گئی۔ حیلہ ساز کو چاہیے کہ اس قسم کے کاموں سے خود کو بچائے۔" [27]

بعض لوگ قسم اٹھاتے ہیں کہ وہ فلاں کام نہیں کریں گے پھر وہ فلاں کام نہیں کریں گے پھر وہ کسی کو اپنا وکیل بنالیتے ہیں جو وہی کام کر دے۔ یہ بھی حیلہ سازی ہے جو مذموم ہے البتہ اس کی قسم تب ہی قائم رہے گی جب وہ قسم اٹھائے گا کہ وہ یہ کام خود نہیں کرے گا۔

الغرض ہر حال میں قسم کی بہت اہمیت ہے اس میں تساہل جائز نہیں اور نہ قسم کے حکم سے بچنے کے لیے کوئی حیلہ سازی کرنی چاہیے۔

نذر کے احکام

نذر کے لغوی معنی "لازم کرنے" کے ہیں جبکہ شرعی معنی "کسی عاقل، بالغ اور مختار شخص کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے اپنے اوپر کسی کام کو لازم کرنے" کے ہیں۔

نذر عبادت کی اقسام میں سے ایک قسم ہے لہذا غیر اللہ کے لیے نذر ماننا جائز نہیں۔ جس شخص نے غیر اللہ کے لیے مثلاً: کسی قبر فرشتے نبی ولی کے لیے نذر مانا تو اس نے شرک کی ایسی قسم کا ارتکاب کیا جو دین اسلام سے خارج کرنے والی ہے کیونکہ اس نے غیر اللہ کی عبادت کی ہے جو لوگ اولیاء صالحین کی قبروں کے نام پر کچھ دینے کی نذر ملتے ہیں شرک اکبر کے مرتکب ہوتے ہیں۔ انھیں چاہیے کہ توبہ کریں اور اس کبیرہ گناہ سے بچیں اور اپنی قوم کو ڈرائیں تاکہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے غضب اور جہنم سے بچ جائیں۔

نذر کا اصل حکم یہ ہے کہ وہ مکروہ ہے بلکہ علمائے کرام کی ایک جماعت نے اسے حرام قرار دیا ہے۔ ان کی دلیل سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ:

"نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ إِنَّهُ لَا يَزِدُّ شَيْئًا وَلَا يَنْقُصُ شَيْئًا وَلَا يَنْتَجِزُ بِرَمْنٍ الْبَيْتِ"

"نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ملنے سے منع کیا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نذر تقدیر کو نہیں بدلتی البتہ اس کے ذریعے سے بخیل شخص سے کچھ مال نکلوا لیا جاتا

ہے۔" [28]

مکروہ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ نذر ملنے والا اپنے آپ پر ایک ایسی شے لازم کر لیتا ہے جو شرع میں اس پر لازم نہ تھی۔ اس بنا پر وہ خود کو مشکل میں ڈالتا ہے جبکہ ایک مسلمان سے مطلوب یہ ہے کہ وہ نیکی کا کام بغیر نذر مانے ہی کرے۔

نذر مان لینے کی صورت میں اسے پورا کرنا واجب ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:



"وَمَا لِعَفْتِكُمْ مِنْ لَفْظٍ أَوْ نَذْرٍ تَمُّ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ "

"تم جتنا کچھ خرچ کرو یعنی خیرات کرو اور جو کچھ تم نذر مانو تو بے شک اسے بخوبی جانتا ہے۔ [29]

اللہ تعالیٰ نے نذر پوری کرنے والوں کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

"لَوْ فُؤُنٍ بِالْأَنْذَرِ وَسَيَّحًا فُؤُنٍ لَوْ مَا كَانَ شَرُّهُ مُسْتَطِيرًا"

"جو نذر پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی چاروں طرف پھیل جانے والی ہے۔" [30]

اور فرمایا:

"وَلْيُؤْفِكُوا نَذْرَهُمْ"

"اور انہیں چلبیسے کہ وہ اپنی نذریں پوری کریں۔" [31]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَ اللَّهَ فَلْيُطِيعْهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيهِ"

"جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو وہ اطاعت کرے اور جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔" [32]

امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے والے کام کو اپنے پر لازم کرنے کی صرف چار صورتیں ہیں۔

- 1- کسی کام کا التزام صرف قسم سے کرے۔
- 2- کوئی شخص کام کا التزام نذر ماننے سے کرے۔
- 3- قسم سے لازم کرے۔ نذر سے اسے مؤکد بنائے۔
- 4- نذر سے لازم اور قسم سے اسے مزید پختہ کرے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"وَمَنْ مَنَّمْ مَنْ عَاهَدَ اللَّهُ لَنْ آتِيَنَا مِنْ فَضْلِهِ لَنُضَدِّقَنَّ وَلَنَكُونَنَّ مِنَ الصَّالِحِينَ"

"ان میں وہ بھی ہیں جنہوں نے اللہ سے عہد کیا تھا کہ اگر وہ ہمیں اپنے فضل سے مال دے گا تو ہم ضرور صدقہ و خیرات کریں گے اور یہی طرح نیکو کاروں میں ہو جائیں گے۔" [33]

ایسے شخص کو چاہیے کہ اپنا عہد پورا کرے ورنہ وہ اس وعید کا مستحق ہوگا۔

"فَاَعْفِفْهُمْ نِقَاطًا فِي عَوْبِهِمْ"



"چنانچہ اس کی سزا میں اللہ نے ان کے دلوں میں اتفاق ڈال دیا۔" [34]

فقہائے کرام نے نذر کے انعقاد کے لیے یہ شرط عائد کی ہے کہ نذر ملنے والا عاقل بالغ اور مختار ہو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے۔

"رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ مُلَاهٍ: عَنْ النَّبِيِّ حَتَّى يَبْتَغَى، وَعَنْ الْوَالِدِ حَتَّى يَسْتَيْضِرَّ، وَعَنْ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَنْفُسَ"

"تین اشخاص مرفوع القلم ہیں۔ سویا ہوا حتیٰ کہ بیدار ہو جائے جھوٹا، بچہ حتیٰ کہ بالغ ہو جائے اور مجنون حتیٰ کہ عقل مند ہو جائے۔" [35]

اگر کافر شخص نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کی نذر مانی ہو تو درست ہوگی لیکن اس کو پورا کرنا تب لازم ہوگا جب وہ مسلمان ہوگا۔ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ میں نے عہد جاہلیت میں نذر مانی تھی کہ بیت اللہ میں ایک رات کے لیے اعتکاف بیٹھوں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"أَوْفِ بِنَذْرِكَ" "اپنی نذر کو پورا کرو۔" [36]

جائز نذر کی پانچ اقسام ہیں۔

1- نذر مطلق مثلاً: کوئی شخص کسی کام کا نام لیے بغیر کہے۔ "میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے نذر مانی۔" ایسے شخص پر کفارہ قسم لازم آتا ہے خواہ مشروط ہو یا غیر مشروط چنانچہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

"كُفَّارَةُ النَّذْرِ إِذَا لَمْ يُعْمَ كُفَّارَةٌ لَيْسَ"

"جب نذر میں کسی کام کا نام نہ لیا جائے تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔" [37]

2- نذر غضب مثلاً: کوئی کہے: "اگر میں نے تجھ سے کلام کیا مجھے تیرے بارے میں خبر نہ ملی یا اگر فلاں خبر صحیح ثابت ہوئی یا فلاں خبر جھوٹ ثابت ہوئی تو میں حج کروں گا یا غلام لونڈی آزاد کروں گا۔" اس قسم میں نذر ملنے والے کو اختیار ہے کہ وہ نذر کو پورا کرے یا اس کا کفارہ ادا کرے چنانچہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے۔

"لَا نَذْرَ فِي غَضَبٍ، وَكُفَّارَةُ كُفَّارَةٌ لَيْسَ"

"غصے کی حالت میں مانی ہوئی نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔" [38]

3- نذر مباح مثلاً: کسی نے نذر مانی کہ وہ ایسا کپڑا پسینے گا یا پسینے فلاں جانور پر سوار ہوگا۔ اس قسم میں بھی اسے اختیار ہے چاہے تو نذر پوری کرے اور چاہے تو کفارہ ادا کر دے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے ہے کہ نذر مباح ملنے والے پر کفارہ لازم نہیں آتا جیسا کہ صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے تو ایک آدمی کو کھڑا دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے کہا: یہ ابواسرائیل ہے۔ اس نے نذر مانی ہے کہ دھوپ میں کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور سائے میں نہیں آئے گا کسی سے بات نہیں کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَرُوهَ قَلْبُهُمْ، وَيَسْتَلُّ، وَيَصُومُ، وَيَتِمُّ صَوْمَهُ"

"اسے حکم دو کہ بات چیت کرے سائے میں آئے بیٹھ جائے اور روزہ پورا کرے۔" [39]

4- نذر معصیت: ایسی نذر جس میں شریعت اسلامی کے کسی حکم کی مخالفت ہو مثلاً: شراب پینے کی نذر یا یوم نحر (عید والے دن) میں روزہ رکھنے کی نذر۔ اس قسم کی نذر کو پورا کرنا ہرگز جائز نہیں کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

"ومن نذران یفصی اللہ عنہ عن فلا یفصیہ"

"جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرے۔" [40]

بعض اہل علم کے نزدیک ایسی نذر کا کفارہ ادا کرنا ہوگا کیونکہ کار تکاب کسی حال میں جائز نہیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین کی ایک جماعت حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی مروی ہے۔ اور اہل علم کی ایک جماعت کی یہ رائے ہے کہ معصیت کی نذر منعقد ہی نہیں ہوتی لہذا اس میں کفارہ بھی نہیں۔ آئمہ اربعہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اسی رائے کو پسند کیا ہے اور فرمایا ہے: "جس نے قبر یا قبرستان میں یا پہاڑ پر یا درخت پر چراغ بجایا یا اس کے لیے نذر مانی تو جائز نہ ہوگا اور نہ اسے پورا کیا جائے گا بلکہ وہ رقم کسی نیکی کے کام میں خرچ کی جائے گی۔"

5- نذر تبر یعنی جائز کام کرنے کی نذر مانتا جس میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہو۔ مثلاً: نماز، روزے، حج وغیرہ کی نذر مانتا۔ وہ مطلق ہو مثلاً: میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے نماز ادا کروں گا یا روزے رکھوں گا۔ یا کسی شرط کے ساتھ ہو مثلاً: کوئی کسے اگر اللہ تعالیٰ نے میرے فلاں مریض کو شفا دی تو اتنی رقم اللہ کے رستے میں دوں گا یا اتنی تعداد میں نوافل ادا کروں گا۔ اگر شرط پوری ہو جائے تو نذر کو پورا کرنا لازم ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"من نذر ان یطیع اللہ فلیطیعہ"

"جس نے نذر مانی کہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو وہ اس کی اطاعت کرے۔" [41]

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"یوفون بالنذر" "جو نذر میں پوری کرتے ہیں۔" [42]

اور فرمان ہے:

"وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ" "اور وہ اپنی نذر میں پوری کریں۔" [43] واللہ اعلم بالصواب۔

[1]- صحیح البخاری الشہادات باب کیف یستحف؟ حدیث 2879۔ و صحیح مسلم الایمان باب النہی عن الحلف بغیر اللہ تعالیٰ حدیث 1646۔

[2]- جامع الترمذی النذور والایمان باب ما جاء فی ان حلف بغیر اللہ فقد اشترک حدیث 1535 و سنن ابی داؤد الایمان والنذور باب کراہیہ الحلف بالامامۃ حدیث 3251۔

[3]- سنن ابی داؤد الایمان والنذور باب کراہیہ الحلف بالامامۃ حدیث 3253۔

[4]- مجموع الزوائد 4/177۔ حدیث 6699 والمصنف لابن ابی شیبہ 3/81 حدیث 12279۔

[5]- الفتاویٰ الکبریٰ للاختیارات العلمیہ الایمان 5/552۔

- [6] - المائدہ: 5/89 -
- [7] - المائدہ: 5/89 -
- [8] - سنن ابی داؤد الایمان والنذور باب لغوا الیمن حدیث 3254 بعد حدیث 3324 -
- [9] - سنن ابن ماجہ الطلاق باب الطلاق المکره والناسی حدیث 2045 لیکن ابن ماجہ میں (عفی عن اُمتی) کے بجائے (إن اللہ وضع عن اُمتی) کے الفاظ ہیں ارواء الغلیل حدیث 1/1234 -
- [10] - دیکھیے سابقہ حوالہ -
- [11] - جامع الترمذی والنذور والایمان باب ماجاء فی الاستثناء الیمن حدیث 1531 - ومسند احمد 2/309 واللفظ له -
- [12] - صحیح البخاری الایمان والنذور باب قول اللہ تعالیٰ: (لَا تُؤْخَذُكُمُ اللّٰهُ بِاللِّغْوِیِ اَیْمَانِكُمْ) (المائدہ 5/89 -) حدیث و صحیح مسلم الایمان باب ندب من حلف بیمناً فرای غیرہا خیراً منها - حدیث 1649 -
- [13] - صحیح مسلم الایمان باب ندب من حلف بیمناً فرای غیرہا خیراً منها - حدیث 1649 -
- [14] - التحريم 66-21 -
- [15] - ظہار اور اس کے کفارے کی بحث پیچھے گزر چکی ہے -
- [16] - صحیح البخاری الجنائز باب ماجاء فی قاتل النفس حدیث 1363 - و صحیح مسلم الایمان باب بیان غلط تحريم الانسان نفسه حدیث 110 -
- [17] - سنن ابی داؤد، الایمان والنذور باب ماجاء فی الحلف بالبراءة - حدیث 3257 -
- [18] - التحريم: 66/2 -
- [19] - صحیح البخاری الایمان والنذور باب قول اللہ تعالیٰ: (لَا تُؤْخَذُكُمُ اللّٰهُ بِاللِّغْوِیِ اَیْمَانِكُمْ) (المائدہ 5/89 -) حدیث و صحیح مسلم الایمان باب ندب من حلف بیمناً فرای غیرہا خیراً منها - حدیث 1649 - و سنن ابی داؤد الایمان باب الحنث اذا كان خیراً حدیث 3277 واللفظ له -
- [20] - المائدہ: 5/89 -
- [21] - تفسیر الطبری المائدہ 5/89 - حدیث 9753-9756 -
- [22] - صحیح البخاری الایمان والنذور باب قول اللہ تعالیٰ: (لَا تُؤْخَذُكُمُ اللّٰهُ بِاللِّغْوِیِ اَیْمَانِكُمْ) (المائدہ 5/89 -) حدیث و صحیح مسلم الایمان باب ندب من حلف بیمناً فرای غیرہا خیراً منها - حدیث 1649 - و سنن ابی داؤد الایمان باب الحنث اذا كان خیراً حدیث 3277 واللفظ له -
- [23] - و سنن ابی داؤد الایمان باب والنذور الحنث اذا كان خیراً حدیث 3277 واللفظ له -



- [24] - صحيح البخاري النكاح باب حق اجابة الوليمه والدعوة حديث 5175 - وصحيح مسلم اللباس والزينة باب تحريم استعمال اناء الذهب والفضة على الرجال والنساء حديث 2066 -
- [25] - البقرة: 2/286 -
- [26] - المائدة: 5/89 -
- [27] - اعلام الموقعين: 3/267 -
- [28] - صحيح البخاري القدر باب القاء العبد النذر الى القدر حديث 6608 وصحيح مسلم النذر باب النهي عن النذر وان لا يرود شيئا حديث 1639 - 1640 -
- [29] - البقرة: 2/270 -
- [30] - الدهر 7/76 -
- [31] - الحج 22-29 -
- [32] - صحيح البخاري الايمان باب النذر في الطاعة حديث 6696 - وسنن ابى داود الايمان والنذور باب النذر في المعصية حديث 3289 - واللفظ له -
- [33] - التوبة 9/75 -
- [34] - التوبة 9/77 -
- [35] - سنن ابن ماجه الطلاق باب طلاق المعتوب والصغير والنائم حديث: 2041 -
- [36] - صحيح البخاري الاعتكاف باب الاعتكاف ليلا حديث 2032 -
- [37] - صحيح مسلم النذر باب في كفارة النذر حديث: 1645 - وجامع الترمذي النذور باب في كفارة اذا لم يسم حديث 1528 - واللفظ له -
- [38] - (ضعيف) مسند احمد 4/433 وارواء الغليل 8/211 - حديث 2587 -
- [39] - صحيح البخاري الايمان باب النذر فيما لا يملك وفي معصية حديث 6704 -
- [40] - - صحيح البخاري الايمان باب النذر في الطاعة حديث 6696 - وسنن ابى داود الايمان والنذور باب النذر في المعصية حديث 3289 - واللفظ له -
- [41] - صحيح البخاري الايمان باب النذر في الطاعة حديث: 66-96 -
- [42] - الدهر 7-76 -
- [43] - الحج 22-29 -
- هدى ما عندي والهدى علم بالصواب



مجلس ابحاث اسلامی
مہدئ فتویٰ

قرآن و حدیث کی روشنی میں فقہی احکام و مسائل

قسم کھانے اور نذر ماننے کے مسائل: جلد 02: صفحہ 480